الجواب حامداً ومصلیاً

میڈیکل انشورنس کروانے کا اصل حکم یہ ہے کہ یہ قمار (جوا)، غرر (غیر یقینی صورتحال) اور سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز ہے، لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

لیکن اگر صورتحال یہ ہو کہ بیماری کی حالت میں میڈیکل انشورنس نہ ہونے کی صورت میں علاج کے اخراجات اٹھانا بالکل ناممکن ہو یا شدید مالی تنگی کا خطرہ ہو اور شرعی اصولوں کی بنیاد پر مستند علماء کرام کی نگرانی میں کام کرنے والا کوئی تکافل ادارہ بھی موجود نہ ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں (عملاً بقول الطرفین رحمہما اللہ تعالیٰ) میڈیکل انشورنس کرانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے منسلکہ فتویٰ نمبر (10/1783) ملاحظہ فرمائیں)

لما في المحيط البرهاني في الفقه النعماني، كتاب الصرف، الفصل العشرون: في الصرف في دار الحرب ط دار الكتب العلمية 7: 231

الفصل العشرون: في الصرف في دار الحرب

إذا دخل المسلم دار الحرب بأمان أو بغير أمان وعقد مع حربي عقد الربا بأن اشترى درهماً بدرهمين أو اشترى درهماً بدينار إلى أجل، أو باع منهم خمراً أو خنزيراً أو ميتة أو دماً بمال؛ قال أبو حنيفة ومحمد رحمهما الله: ذلك كله جائز، وقال أبو يوسف: لا يجوز بين المسلم وأهل الحرب في دار الحرب إلا ما يجوز بين المسلمين. والصحيح قولهما؛ لأن مال الحربي على الإباحة الأصلية، إلا أن الذي دخل دار الحرب بأمان التزم أن لا يتعرض لهم، ولما في أيديهم إلا برضاهم، فيحرم عليه الأخذ بدون رضاهم تحرزاً للغدر والخيانة، وإذا أعطى برضاهم فقد انعدم الغدر والخيانة فيأخذه المسلم بحكم الإباحة الأصلية وتأثير المعاملة في تحصيل الرضا بالأخذ لا في **والله تعالى أعلم**

عزیر طارق بلوانی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

8 رجب 1438ھ